حصّہ دوئم

سوال نمبر ۲

تعارف

عقیدہ آخرت انسان کے اندر فیصلہ و انصاف، جزا و سزا اور اسلام کا تصور واضح کرتا ہے۔ انسان اپنے ہر کام کے لیے نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اللہ کے سامنے جوابدہ ہے اگر اس دنیا میں اس کو اپنے برے کاموں کی سزا نہیں ملتی تو آخرت میں اللہ تعالیٰ کی میزان میں اس کی پکڑ ہوگی۔ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق فیصلہ کا حقدار ہوگا۔ نیک انسان کو اس کی نیکیوں کے مطابق جنت اور برے اعمال کا بدلہ جہنم کے طور پر دیا جائے گا۔ عقیدہ آخرت پر یقین انسان کو معاشرتی برائیوں سے بچا کر اس کے اندر انسانیت کی ہمدردی، ذمہ داری، جوابدہی کا احساس اور خوداحتسابی کا عمل پر دیتا ہے تاکہ اس دنیا میں امن عامہ کا قیام ہو سکے۔ غرض یہ کہ عقیدہ آخرت نہ صرف انسان کی دینی بلکہ دنیاوی زندگی میں کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

یوم جزا و سزا کے معنی و مفہوم

یوم جزا و سزا کے معنی ہیں فیصلہ کا دن۔ یہ لفظ یوم آخرت کا مترادف ہے جس سے مراد بعد میں آنے والی زندگی ہے۔ اسلام میں اس سے مراد ہے کہ ہر انسان زندگی میں کچھ اچھے اور کچھ برے کام کرتا ہے۔ لیکن ہر ایک کو اس کے مطابق سزا اور جزا نہیں ملتی۔ اس دن اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن مقرر کیا ہے جس میں ہر انسان کو اس دنیا کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا ملے گی۔ نیک کام کرنے والے کو جزا اور برے کام کرنے والے کو سزا دی جائے گی۔

روزِ آخرت قرآن و سنت کی روشنی میں

قرآن میں اللہ نے عقیدۂ آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔

"والذین یؤمنون بما انزل الیک
وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون"

(البقرہ ۴-۰)

اور وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور ایمان لاتے ہیں یوم آخرت پے۔

اسی طرح حضرت محمدؐ نے بھی آخرت کا مفہوم واضح لحاظ و الفاظ سے سمجھایا تاکہ انسان آخرت پر یقین کامل رکھتے ہوئے کسی بھی طرح اس سے لاپرواہی نہ کریں۔

"ہر بندہ روزِ قیامت والے دن اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس حالت میں اس کی موت ہوگی"

(حدیث)

دلائلِ آخرت

جب انسان اس معاشرے میں اچھے کام ہوتے دیکھتا ہے اور ساتھ میں
ہی کچھ لوگوں کے برے اعمال کا نتیجہ بہتر ہوتے دیکھتا ہے تو وہ اس
سوچ میں مبتلا ہوتا ہے کہ کیا اچھے کام والوں کو کبھی انعام
نہیں دیا جائے گا اور برے والے ہمیشہ دوسروں کو دکھ اور
تکلیف دیکھ کر خوش ہوتے رہیں گے کیا کوئی نظام بھی حتیٰ کہ
عالمی عدالت انصاف (ICJ) بھی ان کو سزا دینے سے قاصر ہے
تو پھر اس دنیا کا نظام بہتر کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر ایک لمحہ کے لیے
اسے عقیدہ آخرت پر یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔ کہ جس میں اچھوں
کا انجام اچھا اور بروں کا انجام دوزخ ہی ہوگا۔

انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایسے بہت سے موڑ آتے ہیں۔
جب انسان یوم جزا و سزا کے اثرات کو محسوس کرتے ہوئے
اپنے آنے والے دنوں کو بہتر بنا لیتا ہے۔ لہٰذا ذیل میں
دیئے گئے کچھ زندگی کے لمحوں میں عقیدہ آخرت کے اثرات شامل ہیں

دینی سطح پر اثرات

اطمینان قلب کا حصول: آخرت میں ہر چیز کا حساب انسان کو دینا پڑے گا چاہے اچھا ہو یا برا نیکی ہو یا جرم ، بھلائی ہو یا برائی ، ظلم ہو یا فریب اس چیز کا احساس انسان کے دل و روح کو اطمینان بخشتا ہے عقیدہ آخرت روحانی و دینی قلب کا سکون کا ذریعہ ہے۔

صبر و شکر کا یقینی ذریعہ: صبر اور شکر کا نمایاں پایا جائے کسی بھی معاشرے کی ترقی اور دینی تعلیمات کا بنیادی ذریعہ ہے۔ یوم جزا و سزا کا مکمل یقین انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اچھے یا برے دنوں میں صبر اور شکر کو اپنی زندگی میں اہمیت دے۔ انسان کا یقین ہے کہ ہر چیز اللہ نے پیدا کی ہے اور اسی کے پاس واپس جانا ہے لیکن آخرت میں دوبارہ اپنی پسندیدہ چیزوں کا حصول اسے صبر و شکر کے قریب لا کر دینی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

معاشی سطح پر اثرات

دولت کا گردش میں آنا: قرآن پاک میں واضح حکم ہے کہ جو لوگ دولت کو سمیٹ کر رکھتے ہیں ان کو ان کے گلوں کا طوق بنایا جائے گا قیامت کے دن۔ یہ بات مسلمان کو اس بات پر اکساتی ہے کہ وہ دولت کو استعمال کرے اور گردش میں لائے۔

غربت و بیروزگاری کا خاتمہ: دولت گردش میں آنے سے معاشرے میں معاشی ترقی کا استحکام ہوتا ہے اس طرح عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے سے معاشرے سے غربت اور بیروزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے بالآخر عقیدہ آخرت کسی بھی ریاست کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے جس سے نہ صرف دنیا بلکہ انسان کی آخرت بھی سنورتی ہے۔

معاشرتی اقدار پر اثرات

معاشرتی اور جنسی برابری کا فروغ: عالمی دنیا جس قدر برابری کو فروغ دیتی ہے اسی رفتار سے معاشرے میں بے راہ روی اور بے حیائی کا چلن عام ہو رہا ہے جبکہ اسلام مرد و عورت کو برابر کے حقوق دیتا ہے لیکن اس کے لیے

حدود مقرر کرتے ہوئے جنت کی بشارت دیتا ہے۔

اخوت و ہمہ گیری کا حصول: جب انسان کو یقین ہو کہ جو کچھ اس نے نیک اعمال کرنے ہیں اصل میں وہی اس کے کام آئیں گے تو معاشرے میں بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ تمام انسان ایک دوسرے کو برابر سمجھتے ہیں۔ آخرت میں جوابدہی کا احساس ان سے فرقہ واریت، لسانیت، علاقائیت اور دہشت گردی کا خاتمہ کروا دیتا ہے۔

سیاسی سطح پر اثرات

فرائض کی جوابدہی کا احساس: سیاست معاشرے اور ریاست کی بنیادی اکائی ہے جو کہ دوسرے شعبوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ سیاستدان میں آخرت میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ان کو ایک بہتر حکمران بناتا ہے۔

جمہوری اور احکام الٰہی کے مطابق نظام: اسلامی اقدار میں ہر چیز کی حاکمیت اور حکمرانی اللہ ہی کے پاس ہے۔ بس ایک سیاسی شخص اپنے ہر کام اللہ کی رضا اور اس کے احکام کے مطابق کرتا ہے تاکہ وہ آخرت میں سرخرو ہو سکے۔

بین الاقوامی سطح پر اثرات

امن و عامہ کا قیام: موجودہ عالمی مسائل بمقابلہ اسرائیل اور حماس، کشمیر اور بھارت اور روس اور یوکرائن کا خاتمہ بھی اسی صورت میں ممکن ہے اگر اسلامی کانفرنس تنظیم اپنی فرائض کی جوابدہی کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دے اور اس کے لیے کوششیں تیز کرے۔

خود احتسابی اور عالمی امن کا دوہرا احتساب: عالمی امن بھی آجکل دنیا کے طاقتور ممالک کے قبضے میں ہے۔ لیکن عقیدہ آخرت عالم اسلام کو نہ صرف عالمی عدالتوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی آخرت کے دن احتساب کے طور پر پیش کرتا ہے جس میں اس کو اس کے اچھے اور برے کاموں کے مطابق سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

(سورۃ الزلزال)

حاصلِ کلام

یوم جزا وسزا انسان کی زندگی اور ابدی زندگی کی سزا و جزا کا
دن ہے جس میں انسان کے اعمال کو میزان میں تولا جائے
گا نیک کام کرنے والے کو اس کے مطابق جزا اور برے کام کرنے
والے کو سزا دی جائے گی۔ عقیدہ آخرت انسان میں قیامت کے
دن کا احساس پیدا کرتا ہے اسی طرح دنیا میں بہتری اور برابری
کا تصور بھی دیتا ہے۔ غرضیکہ عقیدہ آخرت انسانی زندگی
اور اخروی زندگی میں کامیابی کے دروازے کھولتا ہے۔

سوال نمبر ۳

تعارف

زکوٰۃ کا منصفانہ نظام اللہ کے پیدا کردہ انسانوں کے لیے بالکل
درست معاشی نظام ہے جو کہ انسان کو برابری کی سطح پر لانے
میں اہم کردار ادا کرتی ہے تاکہ تمام انسان مل کر یکسانیت
کے عقیدہ پر برابر ہوں گے۔ اسلام نے زکوٰۃ کے بہت واضح
مصارف اور اہمیت بیان کی ہے اسی طرح صدقات
و خیرات کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اسلام تمام انسانوں
کے لیے برابری کا درجہ دیتے ہوئے زکوٰۃ کو بھی امیر کے ہاتھوں سے
لے کر غریب طبقہ میں فروغ کرتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتا ان
کے لیے عذاب کی وعید ہے۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم

زکوٰۃ کے معنی پاک صاف کرنا ہے۔ اس سے مراد ہے مال کا پاک صاف ہونا۔ اسلام نے اس کے ذریعے ایسا نظام معاش قائم کر دیا ہے جس سے انسان کا مال اس قدر پاک ہو جاتا ہے تاکہ وہ دولت گردش میں آ جائے اور تمام انسانوں تک گردش ہو جائے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

واقیمو الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ

(سورۃ البقرۃ: 43)

صدقات کا معنی و مفہوم

صدقات کا معنی اللہ کی راہ میں جس قدر ہو سکے صرف ہو اور خدا کی خوشنودی کے حصول کے لیے اپنے مال کا کچھ حصہ دینا۔ اس کے معنی و مفہوم خیرات کے ہیں۔ یعنی اللہ کی راہ میں انسانوں کی ہمدردی اور جذبہ انسانیت کے لیے خرچ کرنا ہے۔ انسان جس قدر سکون و ہمدردی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے حاصل کر سکتا ہے اس قدر کسی اور سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات: قرآن و سنت کی روشنی میں

اسلام نے جہاں انسان کو دنیا کے ہر معاملے میں رہنمائی دی ہے اسی طرح انسان کو اپنے مال میں بھی رہنمائی ~~سے~~ خرچ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ قرآن مجید نے زکوٰۃ و صدقات کے بارے میں واضح آیت دی ہے۔

"جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ایذا دیتے ہیں۔ ان کا اجر ان

رب کے پاس ہے" (سورۃ البقرہ: 262)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ

"ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس کی نماز قبول نہیں"

زکوٰۃ کا نظام: مخصوص حقدار

زکوٰۃ کسی بھی مسلمان کے مال کا اڑھائی فیصد (2.5%) حصہ پر مشتمل ہے۔ اور یہ کل آٹھ مصارف جو کہ قرآن میں سورۃ التوبۃ میں دیئے گئے ہیں ان ہی کو دی جاتی ہے۔ یہ مصارف مولفۃ القلوب، رقاب، فی سبیل اللہ، غارمین، فقراء، مساکین اور شامل ہیں۔ زکوٰۃ قدرتی فصل پر 10% جبکہ مصنوعی طریقہ پر 5% دی جاتی ہے۔

صدقات کا نظام: ایک جائزہ

صدقات و خیرات ہر انسان جو کہ مستحق و غریب ہو کو دی جاتی ہے کہ انسان ہمدردی اور جذبہ نوع انسانی کے ذریعے صدقات و خیرات اللہ کی راہ میں دیتا ہے تاکہ معاشرے میں غربت و بیروزگاری کے ساتھ اللہ کے سامنے آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ جیسا کہ ارشاد ~~(اللہ بڑھاتا ہے زکوٰۃ کو اور صدقات کو اور)~~ باری تعالیٰ ہے۔

اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے صدقہ و خیرات کو (سورۃ البقرہ)

زکوٰۃ و صدقات کے سماجی اثرات

غربت و بیروزگاری کا خاتمہ:

انسانی نظام میں نظریہ سب سے بڑی جنگ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام پر ہوئی اور دونوں ہی عالمی دنیا کو کوئی بہتر معاشی نظام دینے میں ناکام رہے۔ لیکن اسلام کا زکوٰۃ کا نظام اور صدقات و خیرات کا نظام دنیا سے غربت و بیروزگاری ختم کرنے کا سب سے بہترین حل پیش کرتا ہے۔

معاشرے میں دولت کا گردش میں رہنا:

زکوٰۃ سے دولت ایک ہاتھ سے نکل کر تمام معاشرے کے غریب طبقہ میں تقسیم ہوتی ہے اور معاشرے میں برابری کا درجہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ زکوٰۃ سے انسان کے مال میں برکت آنے کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں خوشحالی بھی آتی ہے جو کہ معاشرے کی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔

فرقہ واریت اور غیر جانبداری کا خاتمہ:

آجکل مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ فرقہ واریت ہے۔ بے جا دولت، مغربی نظام کا سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی تسلط اس چیز کو ختم نہیں ہونے دیتا۔ لیکن اگر زکوٰۃ بذریعہ او آئی سی (OIC) کے پلیٹ فارم سے ہی امت مسلمہ سے فرقہ واریت اور غیر جانبداری ختم کی جا سکتی ہے

زکوٰۃ و صدقات کے اخلاقی اثرات

سود اور گداگری کو جڑ سے پھینکنا:

سود تمام معاشی برائیوں کی جڑ ہے جو کہ سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ امیر کو امیر تر اور غریب کو گداگری پر مجبور کرتا ہے۔ لیکن اسلام نے واضح لفظوں میں اس کی ممانعت کی ہے اور زکوٰۃ کو فروغ دینے کا حکم دیا ہے۔ سود دینے اور گداگری سے مال کم ہوتا ہے اور زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے۔

انسانی فلاح و بہبود کا ضامن

انسان کی فلاح و بہبود کا مکمل ذریعہ صرف اسلام کی تعلیمات ہی ہیں۔ جب انسان سود اور گداگری سے بچ کر زکوٰۃ کے صحیح طریقہ کو اپناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی فلاح اور دل کا سکون کا ذریعہ خود ہی بنا دیتا ہے۔

خوشحالی اور ترقی کا ذریعہ
کسی بھی ریاست، ملک اور معاشرے کی ترقی کا ذریعہ زکوٰۃ ہی کے ذریعے ممکن ہے اس لیے ہر مسلمان کو زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے اور پہل کرنی چاہیے۔

زکوٰۃ و صدقات کے روحانی زندگی پر اثرات

معقول روحانی و قلبی سکون:
زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ صرف اللہ کی مدد و مال میں ترقی ہوتی ہے بلکہ غریبوں کی مدد کر کے دل کو اور معاشرے کو روحانی سکون بھی میسر ہوتا ہے اس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور انسان دل کے قلب کی وجہ سے اپنے کاروبار میں اور محنت سے کام کرتا ہے۔

روحانی و جسمانی اعمال کا احتساب:
زکوٰۃ انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر مجبور کرتی ہے جب انسان کا فاصلہ زکوٰۃ دینے کے دوران غریبوں سے ہٹتا ہے تو وہ جائز کام سے محنت شروع کرتا ہے۔

اللہ پر یقین کامل کا ذریعہ:
زکوٰۃ کے ذریعے انسان کا یقین اللہ پر مضبوط ہوتا ہے اور کامل یقین اور گھر والوں سے اللہ کی عبادت شروع کر دیتا ہے۔

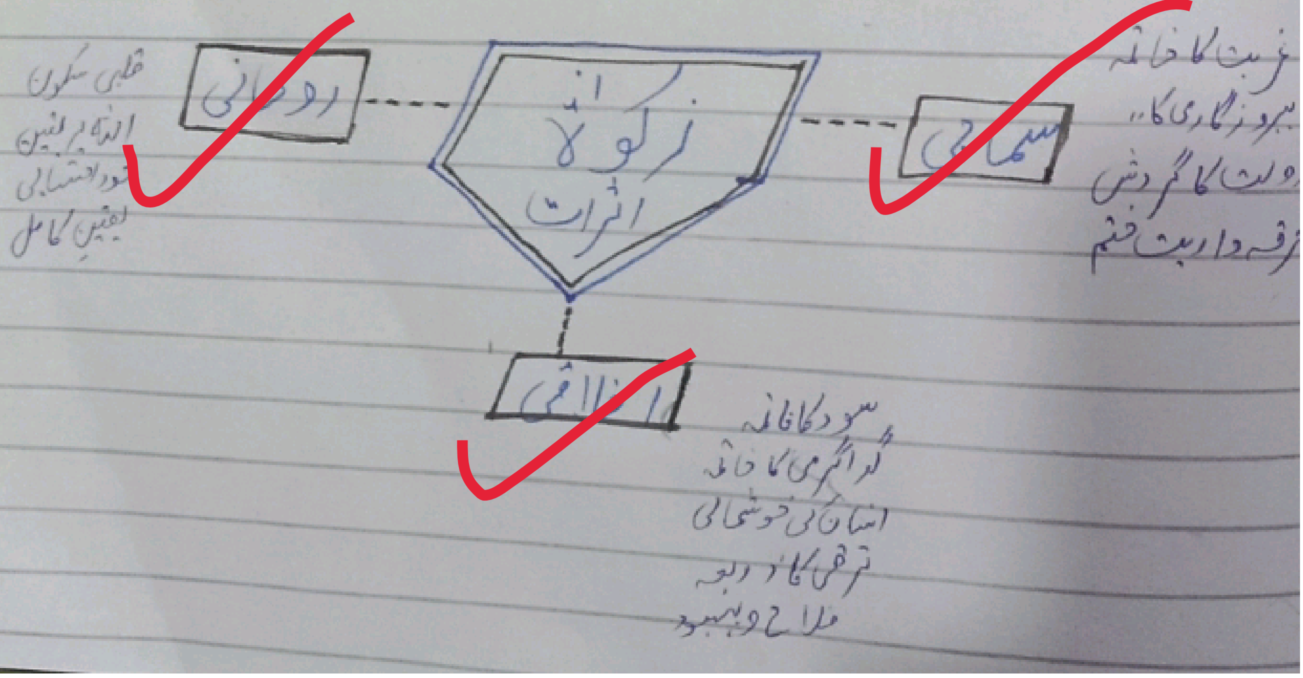

حاصل کلام

زکوٰۃ مال کو پاک صاف کر کے انسان کے مال کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔
زکوٰۃ نہ صرف انسان کے پیدا کردہ غیر منصفانہ نظام اشتراکیت
اور سرمایہ دارانہ نظام کا حل پیش کرتی ہے بلکہ معاشرے میں
خوشحالی کا سبب بھی ہے۔ مسلمان نے مغربی سرمایہ دارانہ نظام کو
اپنا کر نقصان کیا ہے اس کا صحیح حل صرف زکوٰۃ کو اپنا کر حاصل ہوگا۔

ع

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

سوال نمبر ۵

تعارف

جدید تہذیب بیسویں صدی میں فروغ پائی جس نے کچھ ہی دیر میں تمام بنی نوع انسانوں میں اپنا غلبہ پا لیا یہاں تک کوئی بھی ملک اس تہذیب کو کسی نہ کسی انداز میں اختیار کرنے سے اپنے آپ کو نہ روک سکا اس کے کچھ اصول خاص طور پر جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظام، مادہ پرستی اور جنسی بے راہ روی نے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں بہت تیزی سے لیا ہے۔ اسلام کے پیروکار بھی اسی طرح اپنے آپ کو اس نظام سے بچانے میں ناکام رہے اور اس کی فہرست میں آ گئے۔ جدید تہذیب نے انسانوں کو اسلام کے ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی و انسانی حقوق اور تعلیم و فن سے بہرہ ور کیا لیکن ساتھ ساتھ ہی اپنی طرف جمہوریت و ظلم و بربریت و اخلاقی بے حیائی اور اس جیسی دوسری معاشرتی برائیاں بھی مسلمانوں کے اندر ڈال دی ہیں۔ ان برائیوں سے چھٹکارا صرف جدید تہذیب سے دور رہ کر اور اسلام سے اپنی وابستگی مضبوط کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

؎ گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے، منزل نہیں ہے

تہذیبِ نو کیا ہے؟

جدید تہذیب صرف اور صرف مغربی ثقافت پر مشتمل
سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت، تہذیب، فیشن، لباس، رہن سہن
مادیت کے اصول، زندگی اور سیاست کے اصول کے مجموعے کا نام
ہے۔ اس سے مراد تمام ترقی، مغربی اور نیشنلزم کا تصور ہے
جو کہ اس دور میں ہر قوم، ہر ملک اور ریاست میں پایا
جاتا ہے۔

تصورِ تہذیبِ نو: ایک تفصیلی جائزہ

جدید تہذیب کا تصور کی بنیادی نیشنلزم ہے جو کہ
انسان کو اس کے قوم اور وطن کے ساتھ گہرا اتفاق رکھنے
کا کہتی ہے۔ یہ تہذیب اپنی قوم کو مضبوط اور دوسروں
سے آگے ہونے کا درس دیتی ہے تاکہ تمام قوم ایک
ہی وقت میں دوسروں کو پیچھے چھوڑ کر اپنے
ملک و قوم کو بھی ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکے۔
علامہ اقبال نے اسی تہذیب کے بارے میں ہی
یہ ارشاد کیا تھا کہ جو بھی آشیانہ اس تہذیب
پر بنے گا وہ ناپائیدار رہے گا۔ ارشادِ اقبال ہے کہ

ع تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

(علامہ اقبال)

جدید تہذیب کے نمایاں اصول

تہذیب کو جہاں اپنے تصور میں دوسری تہذیب سے مختلف ہے اسی طرح یہ اپنے اصول بھی سب سے مختلف اور پرکشش رکھتی ہے جس نے ہر قوم کو کسی نہ کسی حد تک اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

جمہوریت: نظام حکومت:

جمہوری نظام حکومت اس تہذیب کا اہم اصول ہے جس کی بنیاد پر مغرب اور مشرق USSR کے درمیان سرد جنگ بھی ہو چکی ہے لیکن اس تہذیب نے روس کے اشتراکیت کے نظام کو ختم کر کے اپنے جمہوری نظام سے دنیا کو متعارف کروایا۔ جیسا کہ اس کی تعریف ہے۔

جمہوریت حکومت عوام کے لیے، حکومت عوام کی اور عوام کی خاطر
(ابراہم لنکن)

سرمایہ دارانہ نظام: معاشی طرز حکمرانی

سرد جنگ کی سب سے اہم اور بنیادی وجہ سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت معاشی نظام ہے۔ لیکن موجودہ دور میں تقریباً 3/4 ملکوں میں سرمایہ دارانہ نظام ہے جو کہ تہذیب نو ہی کی تشکیل ہے۔

دولت کا حصول: مادیت پرستی

اسی سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا کو مادہ پرست بنا دیا ہے کہ انسان صرف دولت ہی کو اپنی ترقی اور خوشحالی کا ذریعہ بنا دیا ہے اور سمجھتا ہے۔ اس دولت کے بارے میں ارشاد ہے۔

”اولاد اور مال انسان کے لیے فتنہ ہے“

سائنس اور ٹیکنالوجی میں کارہائے نمایاں

انسان جہاں آسمان سے نکل کر کائنات کے راز جاننے کی کوشش میں ہے اسی میں مغربی تہذیب کا ہی ہاتھ ہے۔ اس نے انسان کو تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی دے انسان کو اس قابل بنا دیا ہے جس کے بارے میں ...

"اسلام میں بھی انسان کو جدوجہد کرنا کا کہا گیا ہے
کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (سورۃ الزمر: 9)

بے جا مغربی تسلط اور مغربی ثقافت کا فروغ

مغربی تہذیب کو کم است. تہذیب نو کی جڑ ہے اس نے ہی اپنی
پرکشش کی وجہ سے اپنی ثقافت ہر ایک تک پہنچا دی ہے
اور تمام ملک ایک نہ ہی کو دوسرے اصول اپنا کر اس ثقافت
کا حصہ ہیں۔

جدید تہذیب کے امت مسلمہ پر مثبت اثرات

عوامی سطح پر اثرات:

امت مسلمہ پر اس تہذیب نے سائنس اور ٹیکنالوجی کو ہر فرد
تک پہنچا دیا ہے۔ کہ تعلیم و ترقی اور جنس برابری میں
انسان خاص طور پر مسلمان ان کو پر اس کر رہے ہیں۔ مسلمان
آجکل تعلیم کے میدان میں کھار ہائے نمایاں کرنے کی جستجو میں
ہیں۔

ریاستی سطح پر اثرات:

جدید تہذیب نے مسلم ریاستوں کو جمہوری نظام اپنانے میں
مدد دی ہے جو کہ اسلامی نظام حکومت سے کئی حد تک میل
کھاتا ہے۔ اور جدید تہذیب کے اثرات اس پر مرتب کرتا ہے۔

جدید تہذیب کا اصل روپ اور مسلم امت

عوامی سطح پر اثرات

جدید تہذیب نے جہاں مثبت اثرات مرتب کیے ہیں
وہیں عوامی سطح پر اخلاقی بے راہ روی بھی زیادہ
کر دی ہے۔ اخلاقی بے راہ روی خاص طور پر بے حیائی،
فحاشی، فلمیں، بے جا فضول خرچی، دکھاوا، بربریت
اور ظلم نمایاں ہے۔ اسی طرح جہاں مسلمان اس کے مثبت
پہلوؤں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہیں اسکے منفی اثرات
اس پر غلبہ پا رہے ہیں۔

ریاستی سطح پر اثرات:

اسی طرح ریاستی سطح پر مادہ پرستی عام ہے اور
ظلم و بربریت اور مرضی جمہوریت بھی مغربی تسلط کا ایک
نتیجہ ہے۔ ظلم و بربریت جو کہ اسرائیل اور بھارت
کشمیر اور فلسطین پر کر رہے ہیں اور پھر سے دنیا کا عالمی طاقت
یافتہ ملک امریکہ کی ان کے ظلم پر حمایت اس کے ظلم
کا منہ بولتا ثبوت ہے جو کہ بربریت کے خلاف
چپ ہے۔

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck